



|              |                |
|--------------|----------------|
| فتنہ نمبر:   | ۵۸۳۸/۶۲        |
| مفتی:        | مفتی مومن صاحب |
| تاریخ:       | ۰۵-۰۹-۲۰۱۵     |
| امتحان اکبر: | محمد حسین صاحب |

## بیٹے کی متکوہہ کوشش سے چھوٹے کا حکم

سوال: سائلہ کو شادی کے بعد کافی گھر بیوی مسائل کا سامنا کرنیا پڑا۔ استثناء میں مقصودی امریوں بیان کیا گیا ہے کہ:  
ایک دن میرے سر، جو آج تک میرے ظاہری ہاپ بنے ہوئے ہیں، انہوں نے مجھ سے کہا "میں تمہارا ہاپ ہوں، حصیں ہاپ کی کمی کبھی نہیں ہونے دوں گا اور تم بھی میری بیٹی بننا۔" میں تو پہلے ہی ہاپ کے پیار کی بھوکی تھی، ہاتوں میں آگئی۔ میرے سر میرے ساتھ بہت زیادہ فری ہو گئے اور ہر طرح کی باتیں کرنے لگے۔ کبھی مجھے اپنی چارپائی پر بخالیتے تو کبھی میری چارپائی پر آکر بیندھ جاتے۔ شادی کے وقت میری عمر ۱۷ سال تھی، میں یہ چالا کیاں نہیں کبھی تھی۔ میرے سر کبھی میرے گلوں کو چوتھتے تو کبھی ہاتوں پر یوں سر لیتے اور کبھی مانتھ پر اور کہتے "اللہ نے مجھے پری جسمی بیٹی دی ہے۔" میری خوبصورتی اور میرا جسم ہی میرا اصلی دشمن ہے۔ وہ میری ساس سے میرے متعلق ہر نجی بات پوچھتے اور وہ بتا دیتی۔ میں ان سب ہاتوں سے عاجز آچکی تھی پر اب کیا کر سکتی تھی۔ ہر قسم کی لعن طعن میری پیچھے کرتے، اب بھی کر رہے ہوں گے۔ آخر مجھے پہلا حمل ہوا جس کی کسی نے پر وادہ کی اور وہ ۳ ماہ کا ہو کہ ختم ہو گیا اور میں بیمار ہو گئی، تھیک تین ماہ بعد وہ بارہ حمل ہوا اور اب تھوری دیکھ بھال شروع کر دی اور آخر دسمبر 2014 کو اللہ نے مجھے بیٹی دی جو آپ یعنی سے پیدا ہوئی۔ حمل کے چھ ماہ بعد مغرب کے بعد ابو [سر] نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا۔ میرا دیوار جب عشاء کی اذان کہنے مسجد چلا گیا تو اس کے جاتے تھی مجھ سے نجی ہاتھی شروع کر دیں، کہنے لگے کہ جب عمرت کو چھ ماہ کا حمل ہو جاتا ہے تو اس کے دو دو [پستانوں] میں دو دو آ جاتا ہے، اور یہ کہتے ہی اپنے ہاتھوں ہاتھ میرے پیچھے سے میرے سینہ تک لے آئے، میں چونکہ اذان سننے میں مشغول تھی اس لئے توجہ نہ دی۔ انہوں نے ایک دم میرے دنوں پستانوں کو اپنے ہاتھوں سے زور سے پکڑنا چاہا تو مجھے ایک دم ہوش آیا کہ میرے ساتھ یہ کیا ہوا رہا ہے، میں بہت ذرگئی اور اس سے پہلے کہ وہ مزید زور سے پکڑتے، میں بھاگ کر یقین آگئی۔

میں نے T.V پر ایک مولوی صاحب سے ساتھا کہ اگر سر بھوکی عزت پر ہاتھ دالے تو وہ محنت ہمیشہ کے لئے اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ میں اس وقت سے بہت پریشان ہوں کیونکہ واقعی اگر ایسا ہے تو میں اپنی بیوی کو لے کر کھاں جاؤں گی؟ یا تو خاصوش رہوں یا خود کشی کروں کیونکہ نہ میرے پاس گواہیں اور نہ ہی مجھے طلاق اور بلیحہ گی کہ بعد میرے گھر والے یا سرال والے قبول کریں گے۔

براءہ مہربانی درج ذیل امور میں برہنمائی فرمائیں :



۱. مجھے کوئی شہوت نہ تھی، میرے سر کو تھی یا نہیں یہ اللہ ہمتر جانتا ہے، ان کے ہاتھ میرے سیدتے واضح طور پر لگے۔ کیا اس بات سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

۲. جب وہ میرے گالوں، ہونٹوں اور ماسنچے کا بوسہ لیتے تھے تو کیا ان سب ہاتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

۳. کیا میری ساس بھی اپنے شوہر یہ حرام ہے؟

۴. کیا میری بیوی حرام ہے یا حلال؟

۵. میرے شوہر سے جو تعلق قائم ہوئے وہ حلال ہیں یا حرام؟

۶. جب میر انکا حہوا تو مولوی صاحب نے پہلے میرے شوہر سے تمن بار قبول کروایا اور د سخن لائے اور مجھ سے صرف د سخن لکر رائے، کچھ بھی قبول نہیں کروایا۔ کیا یوں نکاح درست ہے؟

۷. حرمت کن کن ہاتوں سے ثابت ہوتی ہے؟

برہاد کرم رہنمائی فرمائیں، میں اب آپ کا جواب آئے تک اپنے شوہر کو اپنے ساتھ رہنمائی اختیار نہیں کرنے والی اور تفصیل سے جواب دیجئے گا، میں کراچی سے بہت دور رہتی ہوں اور یہ خط سب سے چھپ کر لکھ رہی ہوں۔

### ﴿الْفُرُونَ + بُكَرٍ سِعْدٍ مَّا يَعْلَمُ الظَّفَرُونَ﴾

۱، ۲: بیان کی گئی مجموعی صور تھاں سے یہ تو واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کے سر نے آپ کو شہوت کے ساتھ چھوڑا ہے لیکن فرقہ حنفی کے مطابق حرمت مصاہرات کا ثبوت آپ کے خاوند کے تصدیق کرنے پر منحصر ہے یعنی اگر آپ کا خاوند اس بات کی تصدیق کرتا ہو کہ اس کے والد نے شہوت سے آپ کو چھوڑا ہے، تو پھر آپ خاوند پر بیش کے لئے حرام ہو جائیں گی۔ فرقہ حنفی کے مطابق ایسی صورت میں آپ کے شوہر پر لازم ہے کہ وہ آپ کو چھوڑ دے اور زبانی طور پر یہ الفاظ بھی لا کر لے کہ میں نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔ اس کے بعد آپ اپنی ازدواجی زندگی ختم کر کے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں، ایسی صورت میں آئندہ آپ وہ نوں کے آپس میں نکاح کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی، البتہ عدت گذارنے کے بعد آپ دوسری جگہ شادی کر سکتی ہیں۔

لیکن چونکہ مذکورہ صور تھاں میں آپ کی یا آپ کے شوہر کی کوئی غلطی نہیں ہے، صرف آپ کے سر کی حرکت کی وجہ سے میاں بیوی میں علیحدگی ہو رہی ہے اور علیحدہ ہونے میں آپ کے بقول آپ کو ناقابلِ غسل مشکلات کا سامنا کرنے پڑے گا، حتیٰ کہ آپ کو ان مشکلات کے پیش نظر خود کشی کے وساوس آرہے ہے یہی جو سخت حرام اور شدید عذاب کا باعث ہے، اس لئے ضرورت اور مجبوری کے پیش نظر یہ گنجائش ہے کہ کسی شافعی عالم کی طرف رجوع کیا جائے اور فقرہ



شافعی (جس میں حرمت مصاہرات کے مسائل میں کافی آسانی اور سمجھائش ہے) کے مطابق عمل کیا جائے، لہذا اگر یہ امید ہو کہ شوہر مسئلہ کی سمجھیں گے تو انہیں بتا کر اور اعتماد میں لے کر، اور اگر یہ امید نہ ہو تو خود یا کسی قابل اعتماد عالم کے ذریعہ یاد بیو را گرفتار ہے تو اس کے ذریعہ کسی شافعی عالم کی طرف رجوع کرنا اور فقہ شافعی کے مطابق عمل کرنا جائز ہے۔ (تجربہ جامعۃ الرشید 47741/50)

البتہ آئندہ کے لئے آپ احتیاط کریں اور ایسے غبیث النفس رشتہ داروں سے اپنی حفاظت کریں اور ہماری میں ان کے سامنے نہ جائیں۔

3. آپ کے سر پر بھی بیوی حرام نہیں ہوگی، البتہ اس حرکت کی وجہ سے وہ بہت بڑے گناہ کا مر تکب ہوا ہے جس کی وجہ سے اس پر توبہ استغفار لازم ہے۔

4. آپ کی بیٹی جائز اور حلال ہے۔

5. آپ کے اپنے شوہر کے ساتھ بھی تک قائم تعلقات کی وجہ سے آپ پر کوئی گناہ نہیں۔

6. نکاح میں عموماً لڑکی کی طرف سے کوئی دکیل معاملہ طے کرتا ہے اور لڑکی سے صرف دستخط لئے جاتے ہیں، نیز کنواری لڑکی کا زہان سے رضا مندی کا اظہاد کرنا یا "قول ہے" "کہنا بھی نکاح کے لئے ضروری نہیں ہے، بلکہ کوئی بھی ایسا عمل کافی ہے جو اس کی رضا مندی کو ظاہر کرے اور دستخط رضا مندی کو ہمی ظاہر کرتے ہیں اس لئے آپ کا نکاح درست ہے۔

7. حرمت درج ذیل اسباب سے ثابت ہوتی ہے۔

قرابت: اس سے مراد وہ محروم رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ نبی [خون کا] رشد ہو، مثلاً باپ، دادا، بھائی، بینا، پوتا، بچپا وغیرہ

مصاہرات: اس سے وہ رشتہ مراد ہیں جو شادی کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں، مثلاً شوہر کا باپ، بیٹا، دادا، پوتا وغیرہ  
رضاعت: جب کوئی بچہ دو سال یا اس سے کم عمر میں کسی عورت کا داد دو ہے پئے تو وہ عورت کا رضا میں ناکن جاتا ہے۔ اسی طرح پنچی پئے تو اس عورت کی رضا میں بن جائے گی اور اس عورت کے بیٹے، بھائی وغیرہ کے ساتھ اس کا نکاح جائز نہیں ہو گا۔ یہ اسباب ہمیشہ کی حرمت کے ہیں۔ بعض اسباب ایسے بھی ہیں جو کسی مخصوص وقت تک نکاح کو حرام کرتے ہیں، مثلاً مشرک کے ساتھ نکاح جائز نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائے۔

سالی [بیوی کی بہن] کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا یعنی دو بہنوں کے ساتھ ایک وقت میں ایک ہی مرد کی شادی نہیں کی جاسکتی، البتہ بیوی کو طلاق دی جائے اور اس کی عدالت بھی گذر جائے تو پھر اس کی بہن کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔



قال ابن عابدين رحمه الله تعالى:  
"وعلى هذا ينبغي أن يقال في مسه إياها لا تحرم على أبيه وابنه إلا أن يصدها أو يغتب على ضنها صدقه" (رد المحتار 3/33)

قال في الغرة للنبي في تحقيق بعض مسائل الإمام أبي حنيفة:  
"من مس امرأة شهورة حرمت عليه أمها رابتها" ذكر السمعان في الكفاية". (ص: 139)

قال في جامع الفصولين:

"للقاضي أن يبعث للشافعي ليطلب نكاحاً عقد بشهادة الفسقة وللحافي أن يفعل ذلك وهي مسألة الحكم على خلاف مذهبها وكذا في نكاح بلا ولد لو طلقها ثلاثة ثم تزوجها قبل المحيل إذا حكم بصحته وأن لا يقع الطلاق أخذًا بقول محمد، وقيل: لم يجز، ولكن لو بعث إلى الشافعي ليعد بيتها ويحكم بالصحة جاز لوم بأخذ الأمر والأمور شيئاً وبهذا الحكم لا يظهر أن النكاح الأول حرام أو فيه شبهة". (16/1).

قال الله تبارك وتعالى:

"خرمتم عليكم أمهاتكم وبناتكم وأخواتكم وعماتكم وحالاتكم وبنات الاخ وبنات الاخن وآمهاتكم اللاتي أزاحتنكم وأخواتكم من الزضاعة وأمهات نسائكم وزوانيكم اللاتي في خجوركم من نسائكم اللاتي دخلتم بهن فإن لم تكونوا دخلتم بهن فلا جنائز عليكم وحالات أماتكم الذين من أصلابكم وأن تجتمعوا بين الأخرين إلا ما قد سلف إن الله كان غفوراً ورحيمًا" - [سورة النساء]

قال ابن عابدين رحمه الله تعالى:

"أسباب التحرير أنواع: قرابة، مصاهرة، رضاع، جمع، ملك، شرك، إدخال أمة على حرمة" - (رد المحتار 3/28)

قال في البحر الرائق شرح كنز الدقائق:

"وأطلق في اشتراط الشهوة في اللمس فأفاد أنه لا فرق بين التقبيل على الفم وبين غيره.....

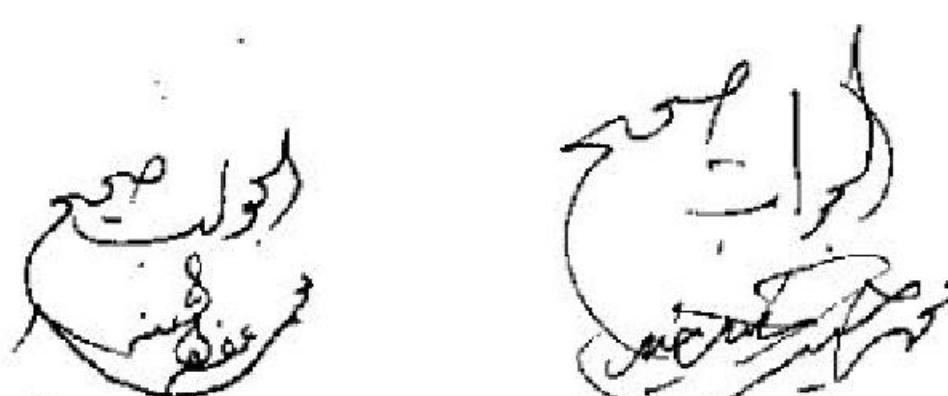
..... ورجحه في فتح الديبر قال إلا أنه يتراءى على هذا أن الخدم ملحق" (ج 8/ ص 44)

والله سبحانه وتعالى أعلم

عثمان أكبر عتي عن

دارالافتاء جامعه الرشيد كراچی

20 ذو القعده 1436



دارالافتاء جامعه الرشيد کراچی

١٤٣٦ هـ ٢٠١٢ م  
کنز الدقائق

